بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بِسْمِ اللهِ وَالحَمْدُ للهِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَالَاهُ ، أَمَّا بَعْد:

178: اور ماہِ رمضان جارہا ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶۲﴾﴾ (الانعام:162)

اور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تعلق سے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں:

" فَرَضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى العَبْدِ وَالحُرِّ ، وَالذَّكَرِ وَالأُنْثَى ، وَالصَّغِيرِ وَالكَبِيرِ مِنَ المُسْلِمِينَ ، وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلاَةِ " (متفق علیہ)

آج کے خطبے کا موضوع ہے: **"اور ماہِ رمضان جارہا ہے"**۔

پرسوں ہم منتظر تھے ماہِ رمضان کے بڑے جوش کے ساتھ استقبال کرنے کی تیاری کررہے تھے کل ماہِ رمضان آیا تھا اور آج ماہِ رمضان جارہا ہے یہ مختصر سی زندگی ہے ہماری کل اور آج کے بیچ میں ہم لوگ رہتے ہیں اس عظیم مہینے کے اندر ہماری زندگی کے لمحات کیسے گزرے ہم لوگوں کے اعمال کیا تھے؟ روزہ تو ہم سب نے رکھا ہے، صلاۃ التراویح اور قیام اور تہجد کی نماز بھی ہم سب نے پڑھی، اچھے روزے دار اور اچھے نمازی تو بن گئے لیکن کیا ہم اچھے مسلمان بن سکے؟ کیا روزے کا مقصد پورا ہوا؟ روزہ کیوں فرض کردیا گیا ہمارے اوپر کیا ابھی تک ہم نے اس مسئلے کو جانا ہے کہ نہیں؟ رمضان جاتے جاتے ہمیں اور کیا دے کر جارہا ہے اور جاتے جاتے ہم نے رمضان کو کیا دیا ہے؟

رمضان کے تعلق سے لوگوں کی کتنی قسمیں ہیں اور میں کہاں ہوں؟ میرا کردار ماہِ رمضان میں کیا تھا اور ماہِ رمضان کے بعد کیسا رہے گا؟

اس موضوع کے تعلق سے چند اہم باتیں کرتے ہیں:

1-ماہِ رمضان خیر و برکت کا مہینہ ہے یہ ہم سب جانتے ہیں۔

2- ماہِ رمضان میں مغفرت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں یہ بھی ہم جانتے ہیں۔

3-ماہِ رمضان میں شیاطین کو قید کردیا جاتا ہے جہنم کے دروزے بند کردیئے جاتے ہیں یہ بھی ہم جانتے ہیں۔

4-ماہِ رمضان میں جس نے ایمان اور احتساب کے ساتھ روزہ رکھا اس کے پچھلے گناہ معاف کردیئے گئے۔

5-جس نے ایمان اور احتساب کے ساتھ تہجد اور قیام کی نماز پڑھی اس کے پچھلے گناہ معاف کردیئے گئے۔

6-ماہِ رمضان میں لیلۃ القدر کہ جس نے قیام کیا ایمان اور احتساب کے ساتھ اس کے گناہ معاف کردیئے گئے۔

7- ماہِ رمضان میں جس نے عمرہ کیا اسے اللہ تعالیٰ حج کے برابر ثواب عطا فرمائے گا اور ایک روایت میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حج کرنے کا ثواب عطا فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ۔

"رمضان کے خیرات اور برکات "اس عظیم مہینے میں ابھی دو چیزیں باقی ہیں ان میں سے پہلی چیز ہے "زکوٰۃ الفطر":

زکوٰۃ الفطر یہ وہ زکوۃ ہے جس کا تعلق فطر سے ہے اور اس لیے اس کو زکوٰۃ الفطر کہا جاتا ہے، زکوٰۃ الفطر کے چند احکام اور مسائل بیان کرتے ہیں، زکوٰۃ الفطر کے تعلق سے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۝﴾ (الأعلى:14-15)

(بے شک تحقیق اُس نے فلاح پائی جس نے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا (یعنی نماز پڑھی عید نماز پڑھی) اور ﴿وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى﴾ جس نے اللہ کا ذکر کیا اور نماز پڑھی)

﴿تَزَكّٰى﴾ کا معنی بعض علماء نے یہاں پر اس آیت کریمہ سے زکوٰۃ الفطر کا لیا ہے زکوٰۃ الفطر پہلے ہے اس کے بعد عید کی نماز ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زکوٰۃ الفطر کو فرض کر دیا جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر کی روایت میں آیا ہے فرماتے ہیں: "فَرَضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الفِطْرِ": زکوٰۃ الفطر کا حکم فرض ہے (کس پر فرض ہے؟ ہر مسلمان پر فرض ہے)۔ " عَلَى العَبْدِ وَالحُرِّ ، وَالذَّكَرِ وَالأُنْثَى ، وَالصَّغِيرِ وَالكَبِيرِ " : فرض کر دیا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "عَلَى العَبْدِ وَالحُرِّ " غلام پر بھی فرض ہے اور آزاد پر بھی فرض ہے "وَالذَّكَرِ وَالأُنْثَى" مرد اور عورت دونوں پر فرض ہے "وَالصَّغِيرِ وَالكَبِيرِ " چھوٹے بڑے ہر مسلمان پر فرض ہے۔ "مِنَ المُسْلِمِينَ": مسلمانوں میں سے سب پر فرض ہے۔

(۱) چاہے بچہ بالغ ہو یا نابالغ ہو بچہ پیدا ہو چکا ہے اس پر زکوٰۃ الفطر فرض کر دی گئی ہے۔

(۲) جو ماں کے پیٹ کے اندر بچہ ہے حاملہ عورت جو ہے اس کے بچے پر فرض تو نہیں ہے زکوٰۃ الفطر لیکن سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ زکوٰۃ دیا کرتے تھے، اگر کوئی شخص اُس بچے کی زکوٰۃ الفطر دینا چاہے جو ابھی تک پیدا نہیں ہوا لیکن حمل ٹھہر گیا ہے تو اس کے لیے جائز ہے اور اُمر مستحب ہے۔

(۳) زکوٰۃ الفطر گھر کا سربراہ نکالے گا گھر کے سربراہ پر فرض ہے کیونکہ بعض لوگ پریشان ہو جاتے ہیں کہ ہم زکوٰۃ الفطر تو نکالنا چاہتے ہیں تو نکالے گا کون؟! جو گھر کا سربراہ ہے جس کے اوپر گھر کا خرچ فرض ہے، جس نے گھر کا خرچ اٹھایا ہوا ہے یہ ذمہ داری اٹھائی ہوئی ہے اس شخص پر فرض ہے کہ وہ اپنی طرف سے اور اپنے ماتحت جتنے بھی لوگ ہیں ان سب کی طرف سے زکوٰۃ الفطر نکالے، اگر اس کے والدین اس کے ساتھ رہتے ہیں اور وہ گھر کا ذمہ دار ہے تو وہ شخص اپنی طرف سے بھی اور اپنے بیوی بچوں کی طرف سے بھی اور اپنے والدین کے طرف سے بھی زکوٰۃ الفطر نکالے گا، اسی طریقے سے جو بہن بھائی اس کے ساتھ رہتے ہیں اور ان کا خرچ وہ شخص برداشت کرتا ہے ان سب کی زکوٰۃ الفطر وہی شخص دے گا جو گھر کا ذمہ دار ہے۔

"زکوٰۃ الفطر": یاد رکھیں زکوٰۃ الفطر میں مال اور پیسہ نہیں دیا جاتا زکوٰۃ الفطر میں اناج یا اناج جیسی چیزیں دی جاتی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر کی اس حدیث میں آیا ہے:

"فَرَضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ "۔

صاع کہتے ہیں ایک خاص برتن کو جس میں اناج کو ماپا جاتا ہے والیم (Volume) کے اعتبار سے وزن کے اعتبار سے نہیں، اور کیونکہ آج کل کے زمانے میں ہم چیزیں تول کر خریدتے ہیں تو تقریباً ایک صاع جو ہے وہ تقریباً تین کلو کے برابر ہے، تو ہر ایک شخص کی طرف سے یا تو کھجور یا گندم یا چاول، اناج یا اناج جیسی چیزیں یہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے۔

ایک شخص نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے جب انہوں نے یہ مسئلہ بیان کیا کہ پیسے دینا جائز نہیں ہے صرف اناج یا اناج جیسی چیزیں آپ دے سکتے ہیں تو اُس شخص نے کہا کہ سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ جو ہیں جب خلیفہ تھے تو وہ پیسے دیا کرتے تھے۔

تو انہوں نے فرمایا اس کے جواب میں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بیان کی ہے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرض کر دیا زکوٰۃ الفطر کو ایک صاع کھجور میں سے یا ایک جَو میں سے اور آپ کہتے ہیں کہ سیدنا عمر بن عبدالعزیز نے کیا عمل کیا! جب اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان آجائے تو پھر دوسرے کسی کے قول کو نہیں لیا جاتا۔

میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے بعد کسی کا قول قابل اعتبار نہیں رہتا چاہے کتنا بڑا عالم کیوں نہ ہو کیونکہ سارے کے سارے علماء اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین کے محتاج ہیں بغیر اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے کوئی عالم عالم بن ہی نہیں سکتا ہمارا یہ ایمان ہے اور ہم سب کا یہ ایمان ہے۔

ہمارے دین کی بنیاد ہے:" قال الله وقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم": قرآن مجید اور صحیح حدیث ہمارے دین کی بنیاد ہے، اور سلف صالحین نے اور صحابہ کرام نے اور اُن کے تابعین نے "ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين" پہلے بہترین تین زمانوں میں جو لوگ موجود تھے جو اس امت کے بہترین لوگ ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ان لوگوں نے قرآن اور حدیث کو کیسے سمجھا ہے زکوٰۃ الفطر کے اس مسئلے کو دیکھ لیں آپ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ امام اہل سنت ہیں معروف عالم ہیں امت کے وہ فرماتے ہیں کہ پیسے لینے کی بات جو ہے وہ جائز نہیں ہے۔ کیوں؟ کیونکہ ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے ایک حدیث آئی ہے اور اس حدیث میں پیسے کا ذکر ہی نہیں ہے صاع کا ذکر ہے۔

اور یہ بھی انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں کیا فقراء نہیں تھے؟! بہت زیادہ فقراء تھے ریال پیسے درہم دینار کی ان کو بھی اشد ضرورت تھی لیکن اس کے باوجود بھی اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اناج دیا یا اناج جیسی چیز کھجور وغیرہ دی ان کو ریال روپے درہم دینار نہیں دیئے۔ کیونکہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ آج فقیر موجود ہیں ان کو اشد حاجت ہے ریالوں کی پیسوں کی؛ تو فقیر تو اس زمانے میں بھی زیادہ موجود تھے آج سے دینار اور درہم کی ان کو بھی زیادہ اشد ضرورت تھی ہم سے بھی زیادہ تھی آج

کے فقراء سے بھی زیادہ تھی لیکن اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو دینار یا درہم نہیں دیا بلکہ ان کو یہی کھجور یا جو یا اس جیسی چیزیں دی ہیں۔

آج یہاں پر سعودی عرب میں آپ دیکھتے ہیں کہ چاول زیادہ کھائے جاتے ہیں گندم کی روٹی گھروں میں بہت کم لوگ پکاتے ہیں اور فقراء خاص طور پر جو ہیں وہ بازار سے روٹی خرید کر کھاتے ہیں تو یہاں پر مناسب یہ ہے کہ چاول دیئے جائیں اور تین کلو چاول تقریباً پندرہ ریال کی ایک چھوٹی سی بوری ہے اور آپ نے دیکھا بھی ہو گا آج سے بلکہ کل رات سے لوگوں نے رکھنا شروع کر دی ہے۔

زکوٰۃالفطر کا وقت جو ہے یاد رکھیں تین وقت ہیں:

1-ایک ہے فرض وقت یعنی اس کے بعد نکالنا جائز نہیں ہے اور زکوٰۃالفطر نہیں ہو گی فرض وقت ہے عید نماز سے پہلے تک آپ نے زکوٰۃالفطر نکال دینی ہے۔ جیسا کہ ایک فرض نماز کا وقت ہوتا ہے کہ فجر کا وقت ہے جب تک سورج طلوع نہیں ہوتا اس کے بعد نماز قضاء ہو جاتی ہے تو زکوٰۃالفطر کا وقت عید نماز تک ہے جب عید کی نماز ختم ہو جائے زکوٰۃالفطر کا وقت بھی ختم ہو جاتا ہے۔

2-اور جو وقت مستحب ہے جس پر اکثر صحابہ کا عمل تھا عید کے دن فجر کی نماز کے بعد سے لے کر عید نماز تک یہ جو تھوڑا سا وقت ہے صحابہ کرام کیا کرتے کہ جب فجر کی نماز پڑھ لیتے اپنے گھروں میں واپس چلے جاتے اور پھر عید کی نماز کی تیاری کرتے اور زکوٰۃالفطر اپنے ساتھ لے کر جاتے ،جب عید نماز کے لیے جاتے راستے میں فقراء مساکین کو دے کر پھر عید کی نماز کے لیے جاتے تو یہ مستحب وقت ہے۔

3-شاید آج ہمارے لیے مشکل ہو تو اس لیے تیسرا وقت جو ہے جو جائز وقت ہے وہ عید کے دن سے ایک یا دو دن پہلے ،28،29،30، اگر 30 کا مہینہ ہو:

(ا) تو اس لیے احتیاطاً 29 کے دن یعنی ایک یا دو دن پہلے۔

(۲) اگر تیس دن کا مہینہ ہے تو پھر 29 اور 30 دو دن رہے۔

(۳) جس نے 27 کو نکالی تو زکوٰۃالفطر نہ ہوئی یاد رکھیں کیونکہ ہمیں نہیں پتہ مہینہ کتنے کا ہے اس لیے احتیاط کا دامن یہی ہے کہ 29 تاریخ کو جو ہے زکوٰۃالفطر نکال دی جائے اور اس پر بعض صحابہ کا عمل تھا جیسے سیدنا عبداللہ بن عمر اور دیگر صحابہ جو ہیں وہ عید کے دن سے ایک یا دو دن پہلے تک نکال لیتے تھے۔

بعض لوگوں کو میں نے دیکھا ہے اکثر بھائیوں نے سوال بھی کیا تھا کہ رمضان کے آغاز سے ہی زکوۃالفطر نکال دی، رمضان کے شروع سے! ماشاءاللہ بڑے حریص ہیں اچھی بات ہے لیکن ہمیشہ عبادت علم کی بنیاد پر کی جاتی ہے؛ زکوٰۃالفطر بھی عبادت ہے جیسے روزہ اور نماز عبادت ہے جہالت کی بنیاد پر عبادت عبادت نہیں ہوتی تو اُن لوگوں پر یاد رکھیں فرض ہے کہ وہ دوبارہ زکوٰۃالفطر نکال لیں، اس کی مثال ایسی ہے کہ کسی شخص نے فجر کی نماز جو ہے وہ رات کو پڑھ لی فجر کی آذان سے پہلے تو کیا اس کی نماز ہو گئی؟

کیونکہ وقت سے پہلے پڑھ لی ہے اب جب فجر کی آذان ہو گی اب اس پر فرض ہے کہ اس نماز کو دوبارہ دہرائے وہ جو اُس کی نماز ہے وہ نفل سمجھی جائے گی وہ فرض نہیں سمجھی جائے گی۔ اسی طریقے سے جس نے زکوۃالفطر نکال لی ہے 27 تاریخ سے پہلے تو یاد رکھیں وہ اپنی زکوٰۃالفطر دوبارہ

سے نکالے اس کی زکوٰۃ الفطر نہیں ہوئی اور یہاں پر جہالت اور عذر نہیں ہے ہاں جہالت کی وجہ سے کوئی گمراہ تو نہیں ہوگا لیکن یہ جو زکوٰۃ الفطر ہے اس کی فرضیت ابھی اس پر باقی ہے۔

زکوٰۃ الفطر کے تعلق سے اس کی حکمت میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ :

" فَرَضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الفِطرِ "(اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زکوٰۃ الفطر کو فرض کردیا) ، کیوں فرض کی؟

"طُهْرَةً لِلصَّائِمِ ،مِنَ اللَّغْوِ والرَّفثِ ،وَطُعْمَةً لِلْمَساكِينِ"۔"طُهْرَةً لِلصَّائِمِ " ہے روزے دار کے لیے پاکیزگی ہے۔

"مِنَ اللَّغْوِ والرَّفثِ" کوئی بدکلامی ہوگئی روزے کی حالت میں کبھی کسی پر ہاتھ اٹھ گیا کسی پر ظلم ہوگیا کوئی بدفعلی ہوگئی، روزے کی حالت میں جھوٹ منہ سے نکل گیا، روزے کی حالت میں چغل خوری کی، روزے کی حالت میں کوئی غیبت کی کسی کی، یہ وہ چیزیں ہیں جو عمل صالح میں کمی پیدا کردیتی ہیں اور اس میں نقص پیدا کردیتی ہیں تو اللہ تعالیٰ رحمۃ للعالمین جلّ شانہ نے زکوٰۃ الفطر اس لیے فرض کیا ہے کہ روزے دار کا روزہ باقی رہے اس کو اس روزے کا اُجر وثواب بھی مکمل ملے تو زکوٰۃ الفطر کو فرض کردیا تاکہ اس روزے دار کا روزہ جو ہے ان نقائص سے پاک ہوجائے (سبحان اللہ)۔

یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ رمضان کے جاتے جاتے ایک اور خیر و برکت بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں ایک خاص تحفہ اللہ تعالیٰ نے دیا ہے کہ ہم زکوٰۃ الفطر دیتے ہیں، اور دینے والے یاد رکھیں یہ نہ سمجھیں کہ آپ بڑے کریم ہیں آپ دینے والے ہیں، دینے والا بھی محتاج ہے لینے والا بھی محتاج ہے، لینے والا ہمارا محتاج اور دینے والا لینے والا دونوں اپنے ربّ کے محتاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آج ہمیں یہ طاقت دی ہے کہ ہم دے سکتے ہیں ورنہ آج ہم لینے والوں کی صف میں کھڑے ہوتے تو اس میں ہمارا کوئی کمال نہیں یاد رکھیں۔ کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ میری تو اچھی جاب ہے؛ اسی اچھی جاب کو ساری دنیا ڈھونڈتی ہے ساری دنیا پھرتی ہے لیکن کتنے لوگوں کو ملتی ہے؟! دنیا میں کتنے ایسے لوگ ہیں جو بغیر روزگار کے ہیں اور جو روزگار والے ہیں ان کو روزی مل رہی ہے ان کا کیا کمال ہے اس میں، ڈگری ہے سب کے پاس ڈگری ہے، ہنر ہے سب کے پاس ہنر ہے!

یاد رکھیں یہ رزق آزمائش ہے آج ہم دینے کی طاقت رکھتے ہیں اور بہت سارے ایسے لوگ دیکھے ہیں اس دنیا میں جو کل دینے والے تھے آج لینے والے ہیں اس لیے دیتے ہوئے سر جھکا کر دیا کریں کبھی سر اُٹھا کے سینہ تان کر نہ دیا کریں؛ بعض لوگوں کا دینے کا انداز ہی عجیب سا ہوتا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اس دنیا میں ہمارے جیسا کوئی نہیں ہے بس ہم ہی دینے والے ہیں!

یاد رکھیں کہیں اللہ تعالیٰ اس غرور کو توڑ نہ دے اور اس کے ساتھ تم بھی نہ ٹوٹ جاؤ اللہ تعالیٰ کو یہ رویہ اور یہ طریقہ پسند نہیں ہے اللہ تعالیٰ کو انکساری اور ذلت پسند ہے، اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی ہے کہ ایک تو ہم غلطیاں کرچکے ہیں ہم بشر ہیں غلطیاں ہوئی ہیں ہم سے روزے کی حالت میں بھی ہم نے غلطیاں کی ہیں کبھی بچے پر زبان چل رہی ہے کبھی بیوی پر کبھی کسی دوست پر کبھی کسی بیگانے پر کبھی اپنے پر، بشر ہیں شیطان خون میں دوڑتا ہے ہم سے غلطیاں ہوئی ہیں اس کا اقرار کرتے ہیں ہم لیکن اس کریم کا کرم تو دیکھیں کہ ہم اقرار کریں یا نہ کریں اس نے زکوٰۃ الفطر ہم پر فرض کرکے ان لغزشوں سے اور ان نقائص سے ہمارے روزے کو پاک کردیا۔

ایک چیز یاد رکھیں اور ان شاءاللہ اس پر میں مکمل خطبہ دوں گا یہ مناسب وقت نہیں ہے کہ میں پوری بات یہاں پر کروں کہ اعمال کی حفاظت بہت مشکل ہے! عمل کرنے میں کوئی کمال نہیں اصل کمال ہے کہ عمل کرنے کے بعد اس عمل کی حفاظت کرنا اس عمل کو محفوظ کر دینا۔

کبھی آپ نے ایسا مزدور دیکھا ہے جو سارا دن انتھک محنت کرتا ہے جدوجہد کرتا ہے اپنا خون اور پسینہ بہا کر حلال کمائی کماتا ہے اور شام کے وقت جب تھکا ہوا ہوتا ہے اپنی مزدوری لیتا ہے اور دریا میں اسے بہا دیتا ہے! دریا میں اس کو ضائع کر دیا اس شخص کے بارے میں کیا کہیں گے کوئی سمجھے گا کوئی کہے گا کہ یہ عقلمند انسان ہے؟! اگر یہ عقل مند نہیں ہے تو پھر اُس کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں جس نے سارا مہینہ روزے رکھے ہیں لیکن اس شخص کو روزے میں سے سوائے بھوک اور پیاس کے کچھ ملا ہی نہیں ہے؟! یہ اُس سے بڑھ کر بیوقوف ہے یا نہیں کہ اُس نے ایک دن کی مزدوری ضائع کی اور اس نے ایک مہینے کی مزدوری ضائع کی؟!

اور اُس شخص کے بارے میں آپ کیا کہیں گے جس نے ایسا عمل کیا جس سے اُس کی ساری زندگی کے اعمال ضائع ہو گئے ایک چیز باقی نہ رہی جسے کہتے ہیں نواقض الاسلام؟! وہ چیزیں جو اسلام کے منافی ہیں اگر ان میں سے کوئی چیز آجائے تو اسلام باقی نہیں رہتا اور یہ شخص دائرۂ اسلام سے خارج ہوتا ہے؛ نبی کو گالی دینے والا اللہ تعالیٰ کو گالی دینے والا، دین کو گالی دینے والا دین کا مذاق اڑانے والا، نبی کا مذاق اڑانے والا، قرآن مجید کی بے حرمتی کرنے والا دائرۂ اسلام سے خارج ہے کہ نہیں؟! یہ تو ہم سب جانتے ہیں لیکن کیا ہم یہ بھی جانتے ہیں:

(۱) بدعۃ مکفرۃ کا ارتکاب کرنے والا؟! (۲) بدعۃ مکفرۃ کیا ہوتی ہے؟!

(۳) وہ کون سی بدعات ہیں یا کون سی چیزیں ہیں جو دین میں نئی ایجاد کی گئی ہیں جن سے کوئی شخص دائرۂ اسلام سے خارج ہوتا ہے؟!

(۴) اور پھر شرک کا ارتکاب کرنا جو سب سے بڑا گناہ ہے جسے اللہ تعالیٰ کبھی معاف نہیں کرتا (بغیر توبہ کے اللہ تعالیٰ شرک کبھی معاف نہیں کرتا) شرک کے علاوہ اللہ تعالیٰ چاہے تو معاف کر دے شرک ہوتا کیا ہے پھر اس کی کتنی قسمیں ہیں؟!

کیا کلمہ گو مشرک ہو سکتا ہے کہ نہیں؟! بعض لوگ یہاں پر اٹکے ہوئے ہیں ابھی تک اٹکے اور لٹکے ہوئے ہیں ان کو ابھی تک سمجھ نہیں آرہی اور ماننے کے لیے تیار بھی نہیں ہیں کیونکہ وہ ماننا نہیں چاہتے کہ کلمہ گو بھی مشرک ہو سکتا ہے یعنی کلمہ پڑھنے کے بعد بھی کوئی مسلمان شرک کر سکتا ہے کہ نہیں ان کو شک وشبہ ہے ابھی تک بھی! اور اللہ تعالیٰ واضح فرماتے ہیں:

﴿وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ إِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ۝١٠٦﴾ (یوسف:106)

(اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے اِلّا یہ کہ وہ شرک کرتے ہیں)

اللہ تعالیٰ کا واضح فرمان ہے، اور اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واضح فرامین ہیں اس معاملے میں کہ پھر سے اس امت میں شرک قائم ہو گا۔ لیکن سبحان اللہ کیا ہم لوگوں نے اپنے اعمال کی حفاظت کی ہے؟! تو اصل کمال ہے عمل کو محفوظ کرنے میں۔ اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "جب انسان مر جاتا ہے تو اس کی تین چیزیں جاتی ہیں جنازے کے ساتھ دو واپس چلی جاتی ہیں اور ایک اس کے ساتھ رہ جاتی ہے، اس کا مال اور اہل وعیال اور اس کا عمل تین چیزیں جاتی ہیں دو واپس چلی آتی ہیں اس کا مال اور اس کے اہل وعیال اور ایک قبر میں اس کے ساتھ چلی جاتی ہے اس میت کے جو اس کا عمل ہے"۔

عجب بات یہ ہے کہ بعض لوگوں کے ساتھ ایک بھی عمل صالح نہیں جائے گا اور سارے کے سارے بداعمال ساتھ جائیں گے ! عمل نے ساتھ جاناہے یاد رکھیں کیونکہ ہم انسان ہیں اور ہم بغیر عمل کے ہم زندہ رہ نہیں سکتے اگر اچھا عمل نہیں ساتھ جائے گا تو پھر خیر نہیں ہے پھر بُرے عمل ساتھ ضرور جائیں گے !(اللہ تعالیٰ ہم سب کو بُرے اعمال سے محفوظ فرمائے اور ہم پر رحم فرمائے، آمین)۔

تو عمل کی حفاظت پر ان شاءاللہ دَس سے زیادہ چیزیں ہیں جو عمل کو اکارت کردیتی ہیں یا تو کلی طور پر یا تو جزوی طور پر:

1- جزوی طور پر جیسا کہ "المنّ والأذی": آپ صدقات تو دیتے ہیں لیکن ساتھ احسان بھی جتلاتے ہیں کہ ارے میں نے تمہیں دیا تھا ارے میں دینے والا ہوں، ایسے شخص کا صدقہ جو ہے وہ اس کے نامۂ اعمال میں کچھ لکھا نہیں جائے گا:

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى﴾ (البقرة:264)

(اے ایمان والو! اپنے صدقات اپنی خیرات کو منّ سے احسان جتلانے سے اور اذیت سے ضائع نہ کرو(اکارت نہ کرو باطل نہ کرو))

تو اس شخص کا صدقہ جو ہے یہ ضائع ہو گیا!

اور جس نے عصر کی نماز کو چھوڑ دیا تو اس کے عمل اکارت ہو گئے، اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس نے عصر کی نماز کو ترک کیا اللہ تعالیٰ نے اس کے عمل کو اکارت کردیا:" فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُه "۔

امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "تارک الصلاۃ" جو نماز کو ترک کرتا ہے مکمل طور پر وہ کافر ہے (دائرۂ اسلام سے خارج ہے وہ تارک الصلاۃ اس کے سارے کے سارے اعمال اکارت ہو گئے) اور جس نے ایک نماز کو چھوڑا خاص طور پر عصر کی نماز میں جو حدیث آئی ہے تو اس شخص کے اس دن کے اعمال اکارت ہو گئے (سارے دن کے ایک نماز چھوڑنے کی وجہ !)۔

عجب بات دیکھیں کہ ماہِ رمضان میں ہم نے روزہ تو رکھا کیا نمازیں بھی پانچ وقت پوری پڑھیں مکمل پڑھیں یا کسی نے تین پڑھیں کسی نے چار پڑھیں کہ بھئی روزے دار ہیں روزہ رکھا ہوا ہے اب ایک بوجھ اٹھا سکتے ہیں دو دو بوجھ کیسے اٹھائیں؟! (اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ)۔

بعض لوگوں کا تو یہ تصور ہے کہ روزہ بھی بوجھ ہے اور نماز بھی بوجھ ہے اُن کی زندگی ساری اس بوجھ تلے گزرتی ہے اُن کی زندگی ساری تنگ ہے ! تو حفظ الاعمال پر ان شاءاللہ کوشش ہو گی اگلے خطبے میں میں جو دَس سے زیادہ چیزیں ہیں اُن پر بات کروں اور بعض ایسے اعمال ہیں، جو سارے کے سارے اعمال اکارت کر دیتے ہیں جیسا کہ شرک کا ارتکاب اور بدعۃ مکفرۃ کا ارتکاب کرنا، نواقض اسلام کا ارتکاب کرنا جس میں جادو بھی شامل ہے۔ جادو ایسا عمل ہے جو سارے اعمال اکارت کر دیتا ہے، جادوگر جادو کرنے والا اور یا جس نے کسی پر جادو کیا ہوا ہے یہ سارے جرم میں برابر ہیں، جادوگر کی تصدیق کرنے والا کاہن اور عراف کی تصدیق کرنے والا یہ سب ایک صف میں کھڑے ہیں!

تو اللہ کے لیے اپنے اعمال کی حفاظت کرنا جانو، بڑی جدوجہد کی ہے رمضان میں یہ نہ ہو کہ ہمارے نامۂ اعمال میں سے رمضان میں کوئی چیز باقی نہ رہے ان بداعمالیوں کی وجہ سے !

(میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اعمال کو محفوظ فرمائے اور ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم ان چیزوں کو جان لیں جو چیزیں ہمارے اعمال کو اکارت کر دیتی ہیں جزوی طور پر یا کلی طور پر، ہمیں اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ ہم ان چیزوں کو جان لیں اور ان چیزوں سے ہم دوری

اختیار کریں اور ہر وہ راستہ جو ہمیں اللہ کے قریب کردے جس سے ہمارے اعمال بھی محفوظ رہیں اللہ تعالیٰ ہر وہ راستہ ہمارے لیے آسان کردے ،آمین)۔

ایک چھوٹی سی مثال دیتا ہوں کہ علم کی اہمیت دیکھیں علم نور ہے ایک شخص ایک طالب علم ہے جو علماء کے ساتھ جاتا بھی ہے اور دروس بھی حاصل کرتا ہے علم بھی حاصل کرتا ہے ہمارے ساتھیوں میں سے ہے (اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے) تقریباً پچھلے بیس سالوں سے زیادہ وہ علماء کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے ان سے علم حاصل کرتا ہے آپ جانتے ہیں کہ پچھلے سولہ سال سے وہ کتنی بڑی غلطی کررہا تھا؟! پچھلے سولہ سال سے وہ جمعہ کی نماز پڑھتا آیا ہے اور جمعہ کی نماز اس کی قبول ہی نہیں ہوئی پچھلے سولہ سالوں سے تقریباً غلطی اُس سے کیا ہوئی؟ دیکھیں علم نور ہے سمجھیں ذرا، وہ کہتا جب اُس نے ایک لیکچر میں سنا پھر اس نے کہا کہ میں تو یہ عمل کرتا ہوں اس کا مطلب کہ پندرہ سولہ سال ہوگئے مجھے تو ہمارے شیخ نے کہا کہ آپ کی جمعہ کی نماز نہیں ہوئی۔

ہوا کیا؟ کہ پچھلے سولہ یا پندرہ سالوں سے وہ شخص غسل جنابت اس پر فرض ہوتا ہے ؛ غسل جنابت شادی شدہ ہے بچے بھی ہیں اس کی عمر 45 سال سے زیادہ ہے ذرا غور کریں کہ طالب علم ہے جاننے والا ہے پچھلے پندرہ سولہ سالوں سے کیا ہوتا ہے؟ کہ غسل جنابت فرض ہے اس کے اوپر وہ غسل کرتا ہے جمعہ کے لیے اور نیت نہیں کرتا غسل جنابت کی اور نیت شرط ہے غسل کے لیے بھی وضو کے لیے بھی: " إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ " اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے۔ تو اپنی نیت جو ہے وہ کرتا ہے جمعہ کے غسل کے لیے اور اس میں یہ نیت نہ کرتا کہ میں غسل جنابت کررہا ہوں، اور زبان سے نیت نہیں کی جاتی دل میں نیت کا انعقاد کرنا ہی کافی ہوتا ہے کہ میں یہ غسل کیوں کررہا ہوں ؟ کیونکہ میں ناپاک تھا اب میں پاکیزگی اختیار کررہا ہوں شرعی طریقے سے ؛ تو اس شخص کا اتنے سالوں میں ایک بھی جمعہ نہیں ہوا!

علم نور ہے میرے بھائیو! بعض لوگ علم کے قریب ہوتے ہیں اور بہت ساری چیزوں سے انجان ہیں! اور یاد رکھیں یہ جو مسائل ہوتے ہیں یہ شریعت کے بنیادی مسائل میں سے ہیں کلمہ شہادت کے بعد نماز دوسرا رکن ہے اور نیت شرط ہے نماز کی اگر ہم یہ نہیں جانتے پھر ہم جانتے کیا ہیں؟! تو اللہ کے لیے ان چیزوں کو جانیں کہ وہ کون سی چیزیں ہیں جن سے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں اکارت ہو جاتے ہیں، میں نے ابھی بھی عرض کیا ہے کہ کمال اس میں نہیں کہ ہم روزہ رکھیں اور صلاۃ الیل کو پڑھتے رہیں عمرہ بھی کریں حج بھی کریں صدقات اور خیرات زکوۃ الفطر زکوۃ المال سارے نیک اعمال کریں اور نتیجہ کیا نکلے؟ کہ کچھ بھی باقی نہ رہا سارے عمل ضائع ہو گئے! کیوں؟ کیونکہ ہم نے بہت کچھ دنیا میں آکر سیکھا نہیں سیکھا تو دین کی بنیاد ہی نہیں سیکھی ہم نے! نواقض الاسلام کیا ہے، وہ کون سی چیزیں ہیں جو دائرہ اسلام سے خارج کردیتی ہیں، شرک ہوتا کیا ہے شرک کی کتنی قسمیں ہیں، شرک اکبر اور اصغر میں کیا فرق ہوتا ہے اور اس کی دلیل کیا ہے یہ چیزیں جانتے ہیں ہم؟!

اگر نہیں جانتے تو ابھی وقت ہے جاننے کے لیے ورنہ موت تو کبھی بھی اچانک آسکتی ہے!

یہ تو طالب علم کی بات تھی ہم میں سے نہ جانے کتنے ایسے لوگ ہیں جو عبادت کرتے ہیں اور حقیقتاً وہ عبادت ہوتی نہیں ہے حالانکہ دیکھا جائے تو مسئلہ جو ہے ایک عام سا مسئلہ ہے ہم سب جمعہ کی نماز پڑھتے ہیں اور ہم سب غسل کرتے ہیں شاید یہ غلطی ہم سے بھی بعض اوقات ہوئی ہو لیکن دیکھیں علم کا یہ نور جو ہے کہ آپ نے جب بھی کوئی عبادت کرنی ہے تو نیت کی بنیاد پر عبادت کرنی ہے اور غسل جنابت بھی عبادت ہے۔

ہر وہ کام جو آپ اللہ کے لیے کرتے ہیں اللہ کی نزدیکی حاصل کرنے کے لیے کرتے ہیں وہ عبادت ہوتا ہے۔اور ہمیں کس نے حکم دیا ہے کہ جنابت سے پاک ہو جاؤ؟ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے اور اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں طریقہ سمجھایا ہے کہ غسل کیسے کرنا ہے۔تو یاد رکھیں کہ مبطلات الاعمال کو جان لیں۔

یہاں پر پر زکوٰۃ الفطر کیوں فرض کر دی گئی کیا حکمت ہے؟:

1-"طُهْرَةً لِلصَّائِمِ ،مِنَ اللَّغْوِ والرَّفثِ"۔

2-دوسرے نمبر پر: "وَطُعْمَةً لِلْمَساكِينِ": اور مسکینوں کے لیے فائدہ ہے کھانا ہے۔

آپ دیکھیں کہ چاول لیتے ہیں، بعض ایسے گھرانے جانتا ہوں میں جو فقیر اور مسکین ہیں وہ زکوٰۃ الفطر سے جو چاول یا گندم لیتے ہیں پورے اگلے چھ مہینے یا ایک سال تک کھاتے رہتے ہیں تو ایک سال کے کھانے کی کفایت ان کو ہو گئی الحمد للہ، اور یہی وجہ ہے کہ انسان پیسہ لے کر ضائع کر دیتا ہے۔

یعنی حکمت کیا ہے پیسہ کیوں نہ دیں؟ آپ دے کر دیکھ لیں (دینا نہیں ویسے ہی میں کہہ رہا ہوں) اگر آپ کسی کو پیسہ دیتے ہیں عید سے پہلے تو ضروری چیزیں بھی اور غیر ضروری چیزیں بھی لوگ خرید لیتے ہیں عید کے نام پر اور پھر جب وقت آتا ہے کچھ دنوں کے بعد اب کھانے کے لیے کچھ نہیں ہے! پریشانی ہے پھر لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانا پڑتا ہے! تو اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس لیے یہ کھانے کی چیزیں دیں۔اور کھانے کی چیزیں کون سی ہیں؟ کوئی روٹی نہیں ہے کوئی سالن نہیں ہے، آپ روٹی پکا کر نہیں دے سکتے زکوٰۃ الفطر میں یا چاول پکا کر نہیں دے سکتے کہ ایک دیگ خریدی اور چاول پکا کر کھلا دیئے؛ نہیں! آپ نے چاول کچے دینے ہیں، چاول ہو گندم ہو تا کہ یہ لوگ لمبے عرصے تک اس سے فائدہ اٹھاتے رہیں، خشک کھجور جو ہے لمبے عرصے تک لوگ کھا سکتے ہیں۔

اور یاد رکھیں بھوک اور پیاس ایسی مصیبت اور ایسی تکلیف ہے کہ برداشت نہیں ہوتی اور خاص طور پر بچوں کی بھوک برداشت نہیں ہوتی اور نہ جانے کتنے لوگوں نے محرمات کا ارتکاب کیا ہے اسی بھوک کی وجہ سے، کتنے لوگوں نے لوگوں کا حق کھایا ہے رشوت لی ہے چوری کی ہے ڈکیتی کی ہے ظلم کیا ہے اسی بھوک کی وجہ سے، نجانے کتنے لوگوں نے کتنی عورتوں نے (نعوذ باللہ) بد فعلی کی ہے بد عملی کی ہے اسی بھوک کی وجہ سے، اور یہ کوئی عذر شرعی نہیں ہے کہ بھوک ہے تو پھر حرام کھاؤ! واللہ! اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا کیا ہے بھوکا مارنے کے لیے نہیں اللہ تعالیٰ تو کافروں کو بھی رزق دیتا ہے جانوروں کو بھی رزق دیتا ہے اپنے بندوں کو نہیں دے گا؟! لیکن بات یہ ہے کہ ہمارا ایمان کمزور ہے تھوڑی سی بھوک محسوس ہوئی ہم دوڑتے ہیں چور دروازے کی طرف اور کوشش کرتے ہیں کہ کہیں سے کوئی بس پیٹ بھر جائے! واللہ! اگر ہم اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے کا حق ہے تو اللہ تعالیٰ ہمیں پرندوں کی طرح رزق عطا فرماتا؛ پرندے دیکھے ہیں کہ اپنے گھونسلوں سے خالی پیٹ نکلتے ہیں اور جب واپس شام کو آتے ہیں تو اُن کے پیٹ بھرے ہوتے ہیں۔ اور پرندہ دیکھا ہے عجیب سی مخلوق ہے زمین پر اسے کوئی ٹکنے نہیں دیتا اڑتے اڑتے اپنا رزق لے لیتا ہے رزق کبھی ہوا میں دیکھا ہے آپ نے رزق تو زمین کے اوپر ہے اور ہم زمین پر چلنے والے لوگ ہیں رزق حلال بھی حاصل کر سکتے ہیں لیکن یہی ہمارے لیے مصیبت پڑی ہے کہ رزق حلال ہم کمائیں تو کیسے کمائیں ہم تو پیچھے رہ جائیں گے لوگ آگے چلے جائیں

گے ؟! میرے بھائی! اگر رزق حلال کماتے کماتے آپ اس دنیا کے سب سے آخری انسان بھی ہوں ناتو آپ کو پرواہ نہیں ہونی چاہیے ان شاءاللہ جنت میں آپ سب سے پہلے ہوں گے، اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو غنی امیر لوگ ہیں وہ فقراء مساکین کے چالیس سال کے بعد جنت میں جائیں گے۔ فقیر کے پاس کیاہے حساب کے لیے ؟! کیونکہ جو غنی ہے اس کے ایک ایک ریال کا حساب ہوگا اور دگنا حساب ہوگا کہ کہاں سے کمایاہے ایک حساب ہے، اور کہاں پر خرچ کیاہے دوسرا حساب ہے تو جس کے پاس ہے ہی نہیں اس سے تو بچ گیانا؟! اور ایک لمحہ بھی جنت میں اس کے برابر دنیا کی کوئی چیز نہیں ہے! ایک لمحہ بھی جنت میں پہلے جانا! بعض لوگ کہتے ہیں کہ چالیس سال بعد جائیں گے، میں یہاں پر یہ نہیں کہہ رہاکہ آپ اپناپیسہ ضائع کردیں اور امیر نہ بنیں یا غنی نہ بنیں، نہیں! صحابہ کرام بھی امیر تھے۔

سیدناعثمان غنی کیوں کہاجاتاہے ؟ غنی تھے پیسے والے تھے لیکن اب کہاں سیدناعثمان اور کہاں ہم لوگ! پیسہ آزمائش ہے مال آزمائش ہے اگر کسی شخص میں صلاحیت ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا حق اس پیسے میں سے دے سکتاہے جو فرض اور نفل حق ہے اور اہل حقوق جو اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں ان کو بھی ان کے حقوق دیتاہے پھر تو **خيرٌ على خيرٍ والنور علي نور** ہے۔

اور جو لوگ جو اکثریت ہے آج امت میں جو اللہ تعالیٰ کا فرض حق نہیں جانتے کہ زکوٰۃ کتنے لوگ دیتے ہیں ؟ بہت کم لوگ زکوۃ کے احکام اور مسائل جانتے ہیں زکوٰۃ الفطر اور زکوۃ المال میں فرق نہیں جانتے وہ سمجھتے ہیں کہ زکوۃ الفطر دے دی تو زکوۃ دے دی ہم نے!

(۱) زکوٰۃ الفطر کے اور احکام ہیں اور زکوۃ المال کے اور احکام ہیں۔

(۲) زکوۃ الفطر کا تعلق رمضان سے ہے اور زکوۃ المال کا تعلق رمضان سے نہیں ہے مال سے ہے جیسا کہ اس کا نام ہے "زکوۃ المال"۔

تو اس لیے اس مسئلے اس فرق کو بھی جاننا بہت ضروری ہے۔ بہر حال **"وَطُعْمَةً لِلْمَسَاكِينِ"**: یہ زکوٰۃ الفطر ہے۔

اور زکوۃ الفطر (جیساکہ بعض ساتھیوں نے پوچھا اور وہ پوچھتے رہتے ہیں) مدارس کی تعمیر مساجد کی تعمیر میں دیناجائز نہیں ہے، زکوٰۃ الفطر مساجد یا مدارس کی تعمیر کے لیے بلڈنگ بنانے کے لیے جائز نہیں ہے کیونکہ حدیث میں آیاہے: **"صَاعًا مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ"**۔

اور کس کو دیں گے ہم ؟ فقراء مساکین کو دیں گے۔ ہم نے جو دیناہے کھجور یا گندم دینی ہے یا چاول دینے ہیں اور دینا بھی فقراء اور مساکین کو ہے، ہاں اگر مدارس میں یا مساجد کے اندر جو امام ہے مسجد کے یا جو مؤذن ہیں یا جو مدارس میں اساتذہ ہیں یا جو طالب علم ہیں وہ فقیر اور مسکین ہیں ان کو زکوٰۃ الفطر آپ دے سکتے ہیں لیکن زکوٰۃ الفطر پیسے کی شکل میں مسجد یا مدرسے کی تعمیر کے لیے دینا درست نہیں ہے جائز نہیں ہے اور اگر کسی نے دے دی ہے تو اب وہ دوبارہ زکوٰۃ الفطر نکال لے اس کی زکوٰۃ الفطر نہیں ہوئی، یہ ایک چیز تھی۔

دوسرا عمل جو ہے زکوٰۃ الفطر کے بعد ماہِ رمضان میں وہ ہے جو رمضان اللہ تعالیٰ کے کرم سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطافرمایاہے رمضان کے مہینے کے بعد کہ جاتے جاتے رمضان کا یہ خیر بھی ابھی باقی ہے عید کی نماز اور عید کے دن چند اعمال ہیں جو ہمیں جاننے ہیں اور ان شاءاللہ یہ عید کے اعمال کے تعلق سے ایک چھوٹا سا پمفلٹ ہے یہ سب ساتھیوں کو ان شاءاللہ تعالیٰ ملے گا اس خطبے کے بعد کہ عید کی نماز جو ہے یا عید کے دن ہم نے کون سے عمل کرنے ہیں اس میں آپ کو پورا مل جائے گا ایک سے دس تک نمبر کے ساتھ ہمیں نے اسٹپ بائی اسٹپ (Step by Step) کیا کرنا ہے عید کے دن۔

یاد رکھیں عید کے دن کا عمل میں بیان کر رہا ہوں کہ فجر کی نماز باجماعت مسجد میں ادا کرنا، اور یاد رکھیں یہ صرف عید کے دن کے لیے خاص نہیں ہے فجر کی نماز تو فرض ہے ہر مرد پر پورے سال میں ہمیشہ اور ابھی ابھی رمضان ہیں اور ہماری عادت سی ہو گئی ہے الحمد للہ اور جو لوگ بے نمازی تھے ان کی نماز کی عادت بھی ہو گئی الحمد للہ، اور جو لوگ گھروں میں نماز پڑھتے تھے ان کی بھی عادت ہو گئی مسجد کی طرف آنے لگے ہیں الحمد للہ، اور فجر کے وقت آپ دیکھیں مسجد بھری ہوتی ہے، سحری کھاتے ہیں نا تو ابھی عید میں یا عید کے بعد سحری تو نہیں ہو گی اس کا مطلب فجر کی نماز بھی نہیں ہو گی مسجد میں؟! تو اس خیر کو برقرار رکھیں اور یہی مقصد ہے روزے کا:

﴿لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ (البقرۃ:183): تاکہ تم متقی پرہیزگار بن جاؤ تمہارے اندر یہ تبدیلی پیدا ہو جائے۔

جس نے فجر کی نماز باجماعت کو مسجد میں اس عمل کو برقرار رکھا واللہ! میرے بھائی! وہ شخص خیر میں ہے اس میں یہ تبدیلی آئی ہے جب تک کہ وہ یہ عمل جاری رکھے گا اس کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے رمضان کو قبول فرمایا ہے اس کے روزے کو قبول فرمایا ہے اس کے قیام کو قبول فرمایا ہے اور ان شاءاللہ اس شخص نے لیلۃ القدر کو بھی پایا ہے۔ کیونکہ ہمارے پاس کوئی پیمانہ تو نہیں جس سے ہم تولیں ہماری عبادت قبول ہوئی ہے کہ نہیں ہوئی، علماء فرماتے ہیں یہی پیمانہ ہے کہ اگر آپ کے اندر تقویٰ بڑھا ہے یا مضبوط ہوا ہے یا آپ اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب آئے ہیں بس یہی نشانی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی عبادت قبول فرمائی ہے۔ ایک عبادت کے بعد جب دوسری عبادت کرتے ہیں پھر تیسری کرتے ہیں اس کا مطلب پہلی دو عبادات اللہ تعالیٰ کو پسند آئیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مزید قریب کیا اپنے۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، حدیث قدسی میں: ''جب میرا بندہ ایک بالشت میرے قریب آتا ہے تو میں ایک گز اُس کے قریب ہوتا ہوں''؛ (سبحان اللہ)۔ آپ قریب ہو کر تو دیکھیں وہ کریم ہے وہ دینا چاہتا ہے لیکن ہم کہاں ہیں ہم لینا چاہتے ہیں؟! ہم محتاج بھی ہیں اقرار بھی کرتے ہیں مانتے بھی ہیں لیکن لیتے وقت ہم سستی کرتے ہیں پھر کریم تو اُس کو دیتا ہے جو لینا چاہتا ہے نا! جو خود نہ لینا چاہے کون اُس کو دے گا؟! تو فجر کی نماز باجماعت اس عمل کو جاری رکھیں اور پیمانہ یہی ہے یاد رکھیں کہ جس نے کل سے فجر کی نماز چھوڑ دی یا عید کے پہلے دن سے تو پھر سچ بات ہے کہ کوئی خیر نہیں ہے! پہلے بھی کئی رمضان آئے اور گئے یہ رمضان بھی آیا اور گیا اور کوئی فرق نہ ہوا کوئی فرق نہ پڑا، بس بھوک اور پیاس ہم نے برداشت کی ہے اس کے علاوہ کچھ ملا نہیں ہے!

اور صرف عید کے دن ہی نہیں جب تک آپ یہ عمل جاری رکھیں گے یاد رکھیں کہ اُس وقت تک اللہ تعالیٰ آپ پر راضی ہے جوں ہی آپ اس عمل کو چھوڑیں گے اپنے ربّ کو ناراض کر دیں گے اس کا مطلب ہے کہ آپ صرف وقتی طور پر متقی بنے حقیقتاً آپ میں تبدیلی نہیں آئی ہے۔

اور صرف نماز ہی نہیں سود خوری دیکھ لیں کہ بعض لوگوں نے توبہ کی ہے سود خوری سے (الحمد للہ، اللہ تعالیٰ اُن کو جزائے خیر دے اور اُن کے عمل کو قبول فرمائے اور اُن سب کو ہم سب کو ثابت قدمی عطا فرمائے، آمین) انہوں نے پرواہ نہیں کی کہ ہمارا لاکھوں کا کاروبار ہے کیا ہو گا ہمارے پیسے جو بینک میں پڑے ہیں، بس سود حرام ہے پتہ چل گیا ہے اور رمضان تبدیلی کا مہینہ ہے ﴿لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ رمضان کا مقصد ہے تو ان شاء اللہ تعالیٰ سے عہد کرتے ہیں کہ آج سے ہم نے توبہ کر لی ہے سود سے۔ سود سے توبہ ہو گئی الحمد للہ یہ نہ ہو کہ اب رمضان کے بعد پھر وہی سود ہو اور پھر وہی حرام مال ہو!

تو پہلا عمل جو کرنا ہے فجر کی نماز اس لیے میں نے کہا ہے کہ اکثر لوگ ساری رات جاگتے رہتے ہیں چاند رات ہے اور چاند رات کی چاندنی کو دیکھتے دیکھتے ساری رات جاگتے رہتے ہیں اور بس فجر سے پہلے شیطان غالب ہو جاتا ہے اونگھ سی آتی ہے بس انتظار کرتے کرتے لیٹ جاتے ہیں پھر سو جاتے ہیں پھر فجر کی نماز بھی گئی اور عید کی نماز مشکل سے دوڑتے دوڑتے کبھی ملی کبھی راستے میں ہو گئی واپس آئے منہ لٹکائے ہوئے اور آکر سو گئے ! پھر جاکر آنکھ کھلی عصر کے بعد یہ ہماری عید گزری ہے ! ایسی عید ہوتی ہے اسے عید کہتے ہیں ؟ !

عید خوشی ہے اور شریعت کے آپ سبحان اللہ انداز کو دیکھیں کہ ہمیشہ اُس وقت خوشی کا اعلان ہوتا ہے اور بڑی خوشی جیسے عید الفطر اور عید الاضحیٰ ہے اب ذرا غور کریں تو ایک بڑی عبادت کے بعد ہیں یہ خوشیاں۔

عید الاضحیٰ حج کی عبادت کے بعد جب ہم حج کر لیتے ہیں 9 تاریخ کو 9 ذوالحجہ کو میدان عرفات میں اب کھڑے ہو جاتے ہیں اپنے ربّ کے سامنے سر جھکا کر اور اپنے ربّ سے اپنی بخشش کرواتے ہیں تو اگلے دن عید ہے اب خوشیاں مناؤ تم کیونکہ آپ نے بڑی عبادت کی ہے اگر اللہ تعالیٰ نے اس عبادت کو قبول فرمایا ہے پھر تم کامیاب ہو گئے ہو اب خوشی مناؤ؛ یہ خوشی ہے۔

اور ہم خوش ہوتے ہیں کہ ابھی بونس ملا ہے ابھی عیدی ملی ہے ابھی مال میں کچھ اضافہ ہوا ہے کچھ اوور ٹائم مل گیا ہے تو بڑے خوش ہوتے ہیں بچے بھی خوش ہوتے ہیں ! ٹھیک ہے خوش ہونا چاہیے لیکن یہ تو ہم نے کھا لیا ضائع کر دیا اصل خوشی تو یہ ہے کہ عید میں وہ لوگ خوش ہوں جنہوں نے رمضان میں اللہ تعالیٰ کو راضی کیا اپنے ربّ کو راضی کیا گناہوں سے توبہ کی اگر دَس گناہ ہیں تو کم سے کم پانچ سے تو توبہ کی ہے نا، جس کے دَس گناہ تھے بارہ گناہ، دو گناہ اور کما لیے رمضان میں (نعوذ باللہ) کیا خوشی ہے اُس کی شخص کی اور کیا عید ہے ؟ ! کیا عید ہے اُس کی جس نے اپنے ربّ کو ناراض کیا اور کرتا رہا رمضان سے پہلے بھی رمضان میں بھی اور عید کے دن بھی اللہ تعالیٰ کو ناراض کیا پھر کہتا ہے عید مبارک، کون سی عید ہے اور کس کو مبارک ہو ؟ !

عید کے دن کے اعمال

1- فجر کی نماز باجماعت پڑھنا۔

2- عید کی نماز سے پہلے یہ تاکید کرنا کہ زکوٰۃ الفطر نکال لی ہے کیونکہ فجر کی نماز بھی فرض ہے اور زکوٰۃ الفطر بھی، بعض لوگ بھول جاتے ہیں تو آپ یہ پیپر اپنے ہاتھ میں رکھیں یہ پمفلٹ جو ہے عید کے دن اسے کھولیں اور دیکھیں کہ آپ نے ان پر عمل کیا ہے کہ نہیں ان شاء اللہ عید کا دن آپ کا بہترین طریقے سے گزرے گا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے۔ عید کی نماز سے پہلے یہ تاکید کرنا کہ زکوٰۃ الفطر نکال لی ہے جیسا کہ میں نے حدیث بیان کی ہے جو مسنون طریقہ ہے مستحب وقت کون سا ہے ؟ فجر کی نماز کے بعد عید کی نماز سے پہلے۔ آپ نے نکلنا ہے عید کی نماز کے لیے فجر کی نماز پڑھ لی ہے اب تاکید کر لیں کہ اگر رات کو زکوٰۃ الفطر نکال لی ہے ٹھیک ہے نہیں نکالی تو ابھی وقت ہے ابھی نکال لیں۔

3- عید نماز کے لیے تیاری کرنا جس میں غسل کرنا، جسم کی صفائی کرنا، خوشبو لگانا، اچھے اور صاف ستھرے کپڑے پہننا۔ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں : "اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیدین میں اپنے سب سے اچھے کپڑے پہنتے تھے"؛ جیسا کہ بیہقی کی روایت میں آیا ہے کہ اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیدین کے دن جو ہے وہ جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو سب سے اچھے

کپڑے تھے وہی پہنتے تھے (سبحان اللہ)۔ تو اچھے نئے کپڑے اگر کوئی مستطیع ہے تو خرید لے اچھی بات ہے اور جن کے پاس نئے کپڑے خریدنے کی استطاعت نہ ہو تو گھر میں اگر دو یا تین اس کے پاس ثوب ہیں یا جوڑے ہیں کپڑے کے جو زیادہ اچھے ہیں اُن میں سے ایک لے لے اور وہ پہن لے۔

4- گھر سے نکلنے سے پہلے طاق تعداد میں کھجور کھانا سنت ہے؛ تین کھالیں، پانچ کھالیں، سات کھالیں یہ سنت ہے طاق تعدا میں کھجور کھانا۔

سیدنا بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید الفطر کے دن گھر سے نہ نکلتے یعنی عید نماز کے لیے جب تک کھجور نہ کھا لیتے"؛ (مسند احمد کی روایت میں آیا ہے)۔

اور سیدنا اُنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طاق تعداد میں کھجور کھاتے اور پھر عید نماز کے لیے گھر سے نکلتے"۔

5- عید نماز کے لیے جلدی تیاری کرنا، اور مصلیٰ عید گاہ کی طرف جلد روانہ ہونا اور اپنے بیوی بچے بھی ساتھ لے جانا۔

اُم عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: "ہمیں عید کے دن حکم دیا جاتا کہ ہم عید کے لیے نکلیں حتیٰ کہ کنواری لڑکی بھی عید نماز کے لیے جاتی اور حیض والی عورت بھی جاتی اور لوگوں (یعنی مردوں) کے پیچھے ہوتی اُن کی تکبیروں کے ساتھ تکبیریں کرتی اور اُن کی دعا کے ساتھ دعا کرتی اُس دن کی برکت اور پاکیزگی کی امید کرتی"؛ (متفق علیہ حدیث میں جیسے آیا ہے)۔

اور عورتیں جب گھر سے نکلیں تو بغیر زیب وزینت کے اور حیض والی عورتیں جو ہیں عید گاہ کے باہر انتظار کریں۔

6- عید نماز کی طرف جاتے ہوئے تکبیریں پڑھنا مسنون ہے اور مسنون تکبیریں یہ ہیں:

"اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الحَمْدُ"

یہ مسلسل پڑھتے رہیں سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ثابت ہے کہ وہ یہ تکبیریں پڑھا کرتے تھے۔

7- اس کے بعد جب عید گاہ میں پہنچ جائیں تو بغیر دو رکعت نماز پڑھے بیٹھ جائیں، عید نماز سے پہلے یا بعد میں کوئی بھی سنت نہیں۔

عید نماز پڑھیں اور اس کے بعد آپ مصلیٰ چھوڑ کر چلے جائیں اور تکبیر پڑھتے رہیں جب تک کہ نماز شروع نہیں ہو جاتی۔

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: "کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عید الفطر کے دن دو رکعت نماز پڑھی اُس سے پہلے یا بعد میں کوئی نماز نہیں پڑھی"؛ (متفق علیہ، صحیح بخاری مسلم میں)۔

ہاں اگر عید نماز مسجد میں ہوتی ہے یہ فرق جان لیں ذرا تو پھر وہاں پر آپ دو رکعت سنت المسجد جو ہیں (تحیّۃ المسجد) وہ پڑھیں گے آپ، اور اگر مصلیٰ میں ہوتی ہے تو وہاں پر دو رکعت پڑھے بغیر آپ بیٹھ جائیں اور عید نماز پڑھ لیں۔

عید نماز ادا کرنے کا مسنون طریقہ

1- عید نماز آذان اور بغیر اقامت کے ہوتی ہے اور دو رکعت پڑھی جاتی ہے۔

سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک مرتبہ سے زیادہ عید نماز پڑھی تو انہوں نے خطبے سے پہلے نماز پڑھی اور بغیر آذان اور بغیر اقامت کے۔

(صحیح مسلم کی روایت میں کہ اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عید نماز پڑھی دو رکعت بغیر آذان اور بغیر اقامت کے اور نماز کے بعد پھر خطبہ دیا)۔

2- پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں اور ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرنا بھی مسنون ہے، اور رفع یدین جو ہے وہ دونوں کندھوں کے برابر یا تھوڑا سا اوپر یا کان کی لو کے برابر یہ بھی درست ہے اور وہ بھی درست ہے، بعض لوگ یوں کرتے ہیں یا یوں کرتے ہیں تکبیر تحریمہ کے وقت تو یہ سنت سے ثابت نہیں ہے، ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے:

﴿وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ﴾ (الحشر:7)

(جو تمہیں اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیں وہ لے لو)

اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز ہمیں صحابہ کرام نے بالکل بہترین انداز سے بیان فرمائی ہے جیسا کہ ہم اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہے ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ رہے ہیں، ایک ایک باریک بینی بیان فرمائی ہے۔

کسی ایک بھی حدیث میں نہیں آیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں انگوٹھے کان میں یا کان کے اندر دے دیتے یا دونوں ہاتھوں سے کان کو پکڑ لیتے یا دونوں ہاتھ کانوں کے اوپر رکھتے، یہ طریقہ تکبیر کا جو ہے یہ سنت سے ثابت نہیں ہے، بالکل آسان عمل ہے:

(۱) "حذو المنكبين": یہ منکبین ہیں دونوں کندھے اُن کے برابر یا تھوڑا سا اوپر۔

(۲) "حذو الأذنين": یا جو آپ کے دو انگوٹھے ہیں یہ کانوں کی لو کے برابر ہو جائیں۔

یوں یہ ہے اور یہ ہے، یہ جو انگلیاں ہیں یہ کانوں کی لو کے برابر ہو جائیں، یہاں پر کریں "اللہ اکبر" اور یہاں پر کریں۔

اور ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین مسنون ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: "بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں تکبیریں پڑھتے پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں پانچ"؛ (جیسا کہ ابوداود کی روایت میں آیا ہے)۔

اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرتے جنازے کی نماز میں اور عید کی نماز میں بھی": (جیسا کہ بیہقی کی روایت میں آیا ہے)۔ (یہ سارے حوالے اس پمفلٹ میں موجود ہیں آپ دیکھ لینا)۔

3- ترتیب کیا ہے کس طریقے سے ہمیں یہ سات تکبیریں پڑھنی ہیں اور کب ہمیں دعائے استفتاح پڑھنی ہے "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ"؛ ترتیب یہ ہے:

(۱) پہلے تکبیر تحریمہ

(۲) پھر دعائے استفتاح: "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ" آخر تک

(۳) پھر چھ تکبیریں

(۴) پھر اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمْ

(۵) پھر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(۶) پھر سورۃ الفاتحہ پڑھنی ہے

(۷) امام کے لیے مسنون ہے کہ پہلی رکعت میں سورۃ الأعلی یا سورۃ ق پڑھے، اور دوسری رکعت میں سورۃ الغاشیہ یا سورۃ القمر جیسا کہ صحیح مسلم کی روایت میں آیا ہے۔ یعنی اگر سورۃ الأعلیٰ پڑھتا ہے تو اس کے ساتھ سورۃ الغاشیہ دوسری رکعت میں پڑھے گا، اور اگر سورۃ ق پہلی رکعت میں پڑھتا ہے تو اس کے ساتھ دوسری رکعت میں سورۃ القمر پڑھنا مسنون ہے یہ امام کے لیے ہے۔

(۸) امام اور مقتدی دونوں کے لیے جو سورۃ الفاتحہ ہے کیونکہ وہ رکن ہے وہ دونوں پڑھیں گے۔

(۹) خطبہ سننے کے بعد گھر کی طرف واپس جانا ہے اور جس راستے سے ہم لوگ نماز پڑھنے کے لیے آئے تھے اُس کے علاوہ دوسرا راستہ اختیار کر کے جانا مسنون ہے۔ اگر آپ ایک گلی سے جاتے ہیں عید نماز کے لیے تو سنت ہے کہ دوسرے راستے سے آپ واپس آئیں اور دوسرے راستے سے جانے کی دلیل جو ہے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید کے دن عید نماز کے لیے ایک راستے سے گئے اور واپس دوسرے راستے سے آئے جیسا کہ ابوداود کی روایت میں آیا ہے۔

(۱۰) آخر میں مسلمان بھائیوں کو اور رشتے داروں کو مبارکباد دینا بھی مسنون ہے بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم أجمعین سے ثابت ہے کہ جب وہ ایک دوسرے سے ملتے تو کہتے "تَقَبَّلَ اللهُ مِنَّا وَمِنْك" (اللہ تعالیٰ آپ کی اور ہماری عبادت قبول فرمائے)؛ جیسا کہ بیہقی کی روایت میں آیا ہے۔ اور ان کے علاوہ وہ عام الفاظ بھی جائز ہیں مثلاً عید مبارک وغیرہ یہ بھی آپ کہہ سکتے ہیں۔ تو مسنون طریقہ ہے "تَقَبَّلَ اللهُ مِنَّا وَمِنْك": اللہ تعالیٰ آپ کے اور ہمارے اعمال قبول فرمائے یہ اُس لفظ سے اچھا ہے جو ہم کہتے ہیں عید مبارک، کیونکہ اس میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اور میرے اعمال قبول فرمائے یہ دعا ہے اور دعا عبادت ہے تو ہم ان دو لفظوں میں اللہ تعالیٰ کی نزدیکی حاصل کرتے ہیں پھر اس کے ساتھ عید مبارک بھی کہہ دیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور اس میں ایک نوٹ بھی لکھا ہوا ہے وہ پڑھ لینا کہ اس میں بعض غلطیاں ہو جاتی ہیں بعض لوگ دیر سے آتے ہیں عید نماز میں شامل ہونے کے لیے تو اُن کو کیا کرنا چاہیے، یہ نوٹ آپ پڑھ لینا پمفلٹ آپ کے پاس موجود ہے۔

اور آخر میں یاد رکھیں کہ رمضان جارہا ہے رمضان میں لوگ دو قسموں میں بٹ جاتے ہیں:

1- پہلا گروہ وہ لوگ جنہوں نے رمضان کے اندر اللہ تعالیٰ کی نزدیکی حاصل کی اور جدوجہد کرتے رہے:

(۱) روزے کو رکھا جیسا کہ روزہ رکھنے کا حق ہے۔ (۲) اپنی زبان کو محفوظ رکھنے کی کوشش کی اور جدوجہد کرتے رہے کہ زبان سے کوئی ایسی نافرمانی نہ ہو جائے جس سے روزے میں نقص ہو، اپنے ہاتھ سے نافرمانیوں کو روکا اپنی آنکھوں کو محرمات سے روکا اپنے کانوں کو محرمات سے روکا اور بڑی جدوجہد کرتے رہے۔ (۳) اللہ تعالیٰ کی نزدیکی حاصل کرنے کے لیے کوشاں رہے اور صلاۃ اللیل صلاۃ القیام میں مسلسل کوشش کرتے اپنے سارے کام چھوڑ کر کہ صلاۃ اللیل تراویح جو ہے وہ ہم نے پڑھنی ہے اور وقت پر جاتے وقت پر پڑھتے اور اُن کا سینہ صلاۃ التراویح میں کشادہ ہو جاتا، اللہ تعالیٰ کے کلام قرآن مجید کی تلاوت جب سنتے تو اُن کے دل میں سکون پیدا ہو جاتا اور خود بھی رمضان میں کثرت سے قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہے۔ (۴) اور اسی طریقے سے اُن کے اخلاق بھی بہتر ہوئے جیسا کہ انہوں نے نبوی روزہ رکھا اُن کے اخلاق بھی نبوی ہو گئے، اُن کا اُٹھنا بیٹھنا اُن کے بولنے کا انداز، اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوکی اپنے رشتے داروں کے ساتھ صلہ رحمی، اُن کے حالات بدلے اور

بہتر سے بہترین ہو گئے۔ (میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس گروہ میں قبول فرمائے اور ہماری جتنی بھی عبادات تھیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور ہمیں مزید توفیق عطا فرمائے کہ ہم ان عبادات کو اور ان فرمانبرداریوں کو جاری رکھیں، ہماری زندگی توحید اور سنت پر ہو ایمان پر ہو اور ہماری موت بھی توحید اور سنت اور ایمان پر ہو؛ آمین)۔

2-دوسری قسم کے لوگ رمضان میں:

(۱) رمضان آیا بے پرواہی کا عالم تھا روزہ رکھا جیسا کہ لوگ روزہ رکھتے ہیں۔

(۲) نہ تو اپنی زبان کو محرمات سے روکا، نہ اپنی آنکھوں کو نہ کان کو نہ ہاتھ کو اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے کسی حق کو جانا۔

(۳) وہ رمضان سے پہلے بھی جھوٹ بولتے تھے رمضان میں بھی جھوٹ کو جاری رکھا اپنی زبان کو لگام نہ دے سکے۔

(۴) چغل خوری غیبت اور بد کلامی رمضان سے پہلے بھی تھی اور رمضان میں بھی جاری رہی۔

(۵) بد اخلاقی عام تھی اُن کی زندگی میں رمضان سے پہلے اور رمضان میں بھی وہ اپنے اخلاق اچھے نہ کر سکے۔

(۶) اپنے والدین کے ساتھ بد کلامی بد سلوکی بھی رمضان سے پہلے کرتے رہے اور رمضان میں بھی اُسی بد عملی کو جاری رکھا۔

(۷) اور اسی طریقے سے رشتے داروں کے ساتھ بد سلوکی پہلے بھی کرتے رہے اور ابھی رمضان میں بھی وہ بد سلوکی جاری رہی۔

(۸) اللہ تعالیٰ سے دوری رمضان سے پہلے بھی تھی اور اللہ تعالیٰ سے دوری رمضان کے اندر بھی موجود تھی۔

(اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہدایت دے اور ان کے لیے فرمانبرداری کو آسان کر دے؛ آمین یا ربّ العالمین)۔

اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں غلطی انسان سے ہو جاتی ہے اور ہم سب گناہگار ہیں ہم سب خطاء کار ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی رحمت بہت وسیع ہے کوئی شخص اگر توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کی نزدیکی حاصل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو بہت خوشی ہوتی ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی کی توبہ کو قبول فرماتا ہے جب توبہ دل سے نکلتی ہے اخلاص کے ساتھ سچائی کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ اُس شخص کی توبہ قبول فرمالیتا ہے تو یاد رکھیں اللہ تعالیٰ اُس شخص کی بدکاریوں کو اچھائیوں میں تبدیل کر دیتا ہے۔

جو بھی بد فعلیاں ہوئیں رمضان میں یا رمضان سے پہلے ابھی رمضان جارہا ہے ابھی تک شیاطین بندھے ہوئے ہیں، ابھی تک جنت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں ابھی تک جہنم کے دروازے بند ہیں اللہ کے لیے ابھی وقت ہے بہترین وقت ہے توبہ کا بہترین وقت ہے اپنا محاسبہ کرنے کا کب تک یہ نافرمانیاں رہیں گی؟! کب تک اپنے ربّ سے دوری رہے گی؟!

کب تک اپنے والدین کے ساتھ بد سلوکی رہے گی؟! کب تک رشتوں کو ہم توڑتے رہیں گے؟! کب تک چغل خوری بد کلامی گالی گلوچ؟! کب تک یہ غیبت؟!

اللہ تعالیٰ نے یہ زبان ہمیں دی بڑی نعمت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے، واللہ! اُن لوگوں کو دیکھیں جو گونگے ہیں بہرے ہیں، دو بڑی نعمتیں ہیں سننے کی نعمت ہے بولنے کی نعمت ہے دیکھنے کی نعمت ہے کب تک نافرمانیوں میں ہم ضائع کرتے رہیں گے؟!

کسی آپ اندھے سے پوچھ لیں کہ تمہیں اس دنیا میں کیا چاہیے؟ وہ کہتا ہے کہ میری پوری دنیا لے لو صرف ایک مرتبہ میں دنیا کو دیکھنا چاہتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کا کرم ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دروازے کھلے ہیں اللہ کے لیے اب توبس کردیں کیا ابھی وقت نہیں آیا مومنوں کے لیے کہ اُن کے دل نرم ہوں اور وہ توبہ کریں ؟ ! اگر ابھی بھی وقت نہیں آیا پھر وقت کب آئے گا ؟ !

کل کا انتظار نہ کریں اللہ کے لیے ! یہ شیطان کا بہکاوا ہے "کل ان شاء اللہ "، ان شاء اللہ تو ٹھیک ہے لیکن کل غلط ہے کل کس نے دیکھا ہے ؟ ! ہمیں تو یہ بھی نہیں پتہ کہ آج کا دن مکمل ہماری زندگی میں اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے کہ نہیں لکھا، ہم تو یہ بھی نہیں جانتے کہ اس دروازے سے باہر جانے کے بعد ہمارے ساتھ کیا ہونے والا ہے تو یہ "کل " کبھی آئے گا ہی نہیں یاد رکھیں ! آج تمہارا ہے یہ لمحات تمہارے ہیں آج ہی توبہ کرو اسی وقت توبہ کرو شاید کل کا موقع ہمیں نہ ملے۔

واللہ ! وہ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ہے وہ رحم کرنا چاہتا ہے وہ معاف کرنا چاہتا ہے اللہ کے لیے اُسی کے لیے ابھی متقی پرہیز گار بن جاؤ اپنے نفس کو پاکیزہ کرلو ان بداعمالیوں سے توبہ کرو، بدعات اور خرافات سے توبہ کرو شرک سے توبہ کرو سب سے بڑا گناہ ہے اللہ تعالیٰ کبھی معاف نہیں کرے گا جب تک کہ سچی توبہ نہ ہو؛ کیا جاتا ہے آپ کا کہ اگر دونوں ہاتھ اُٹھائیں اور کہیں کہ اے اللہ میری مدد فرما ؟ !

اور آج سے توبہ کریں آج کے بعد کبھی نہ کہیں کہ یا علی میری مدد کر یا یا رسول اللہ میری مدد فرما؛ اللہ کے لیے بند کردیں یہ ! اللہ تعالیٰ سے مانگ کر تو دیکھیں واللہ ! وہ دیتا ہے۔ جو رام کو پکارتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے بھی دیتا ہے جو علی کو پکارتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے بھی دیتا ہے اور جو اللہ کو پکارتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے بھی دیتا ہے لیکن تینوں برابر نہیں ہیں اللہ کی قسم ! ایک موحد ہے اور دو شرک کرنے والے ہیں ابھی وقت ہے توبہ کرنے کا۔

اگر اس دنیا سے آپ خالی ہاتھ بھی چلے جاتے ہیں فقیری کی حالت میں مر جاتے ہیں واللہ ! تمہارے لیے خیر ہے لیکن کبھی اپنا دامن غیر اللہ کے سامنے نہ پھیلانا، جو بھی مانگنا ہے دعا جب بھی کرنی ہے جب بھی پکارنا ہے جو بھی عبادت کرنی ہے جب بھی صدقات اور خیرات دینے ہوں جب بھی قربانی کرنی ہو جب بھی نذر و نیاز کرنی ہو تو صرف اللہ کے لیے کریں کسی اور مخلوق کے لیے نہ کریں۔

اگر رمضان نے ہمیں توحید نہ سکھائی اگر رمضان میں ہم نے توحید کو نہ سیکھا تو پھر کب سیکھیں گے ؟ !

اگر رمضان میں ہم نے شرک سے توبہ نہ کی تو پھر کب کریں گے ؟ !

اور پچھلے درس میں پچھلے خطبے میں میں نے ایک بددُعا سنائی تھی، میرا دل نہیں کر رہا تھا لیکن ہمارے اعمال ہی ایسے ہیں کہ خطبے میں میں نے وہ بددُعا سنادی کہ شاید اس بقیہ دنیا میں ہماری آنکھیں کھلیں ! اگر اس ہفتے میں بھی ہماری آنکھیں نہیں کھلیں تو ابھی آج کا دن باقی ہے اور جمعہ کا دن بہترین دن ہے اور عصر کے بعد کا وقت بہترین وقت ہے یاد ہے کیا بددُعا تھی ؟

جبریل علیہ الصلاۃ والسلام آتے ہیں خاص آتے ہیں اس زمین کے اوپر آسمان کو چھوڑ کر، ہمیشہ آتے ہیں خیر لے کر رحمتیں نازل ہوتی ہیں فرشتوں کے ساتھ اور اس وقت آتے ہیں ایک بددُعا لے کر: "رَغِمَ أَنْفُ امْرِئٍ" (وہ شخص ہلاک ہو جائے) ، اللہ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمین فرماتے ہیں۔ جبریل علیہ الصلاۃ والسلام بددُعا کریں ہلاکت کی اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا اللہ تعالیٰ نے آمین کہتے ہیں اُس شخص کی ہلاکت پر کیا گناہ ہوا اُس شخص سے کہ وہ شخص ہلاک ہو جائے جس نے رمضان کو اپنی زندگی میں پایا لیکن اُس کی مغفرت نہ ہو سکی کہیں ہم اُن میں سے تو نہیں ہیں ؟ ! واللہ ! ابھی وقت باقی ہے۔ اس بددُعا سے بچنا ہے تو ابھی وقت باقی ہے ایام

معدودات تھے گنتی کے دن تھے آخری دن باقی ہے اللہ کے لیے اس بددُعا سے بچو اپنے ربّ کی طرف واپس لوٹو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو وہ رحیم ہے وہ کریم ہے اسی وقت سے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھے معاف کردے، اے اللہ تعالیٰ! میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں میں اقرار کرتا ہوں کہ میں گناہگار ہوں، اے اللہ تعالیٰ! تُو ہی کرم کرنے والا ہے تُو ہی بخشش کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ مجھے معاف کردے؛ آمین یاربّ العالمین۔

کل رات ہم کیا دعا مانگ رہے تھے؟"اللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي"؛ نہیں دعا مانگی ہم نے یہ؟! بار بار مانگی ہے آخری عشرے میں خاص طور پر لیلۃ القدر کی تلاش میں اور لیلۃ القدر میں یہی دعائے مسنون ہیں۔

پوری رات میں کیا مانگا ہم نے؟"اللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي"(کہ اللہ تعالیٰ تُو عفو ہے بخشنے والا ہے معاف کرنے والا ہے)" تُحِبُّ الْعَفْوَ"(بخشش کرنا پسند فرماتا ہے معاف کرنا پسند کرتا ہے)"فَاعْفُ عَنِّي"(پس مجھے معاف کردے)۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے، قرآن اور سنت پر چلنے کی سلف صالحین کے روشن منہج پر چلنے کی اُس کو سمجھنے کی اور اُس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، ہمارا روزہ ہمارا قیام، ہماری نماز ہمارے صدقات اور خیرات ہماری دیگر عبادات قبول فرمائے، اللہ تعالیٰ ہماری توبہ کو قبول فرمائے اور اللہ تعالیٰ ہمارے لیے جو بھی راستہ خیر اور برکت کی طرف جاتا ہے، جو بھی راستہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی طرف جاتا ہے جو راستہ اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے جس پر وہ راضی ہوتا ہے ہمارے لیے ہر وہ راستہ آسان کردے اور اُس پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، اور جو راستہ ہمیں جنت سے دور کرتا ہے جس راستے پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے جو نافرمانی کا راستہ ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہر اُس راستے سے دور فرمائے اور اللہ تعالیٰ ہمارے اعمال کی حفاظت کرے ہماری اور سب مسلمانوں کی حفاظت فرمائے؛(آمین یاربّ العالمین)۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّم وَبَارِكَ عَلَى نَبِيِّنَا مُحمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجمَعِين

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس 178. اور ماہِ رمضان جارہاہے سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کردیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہوجائیں۔

mp3 Audio